مولای صل وسلم دائما ابدا | درس حدیث | علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

وڈیروں کے مزدُوروں پر مظالم۔ مذہبی آزادی کفار نے سلب کی حضرت عمرؓ کے گھر پر چڑھائی۔ ''زمانے'' کو خدا ماننے والے دہریے ''کیمونزم'' کی بنیاد ''نفی'' پر ہے۔ عقل سے بالا اُمور کے لیے اَنبیاء بھیجے گئے

(کیسٹ نمبر 83 سائیڈ A 1988 - 01 - 24)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا تھا کہ وساوس آتے ہیں، اور ایک آدمی تو وہ ہے کہ جو اِن سے قطع نظر کر لے آخرت سے بھی معاذ اللہ قطع نظر کر لے فقط دُنیا پر نظر رکھے ﴿اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ﴾ اِس طرح کا عقیدہ پہلے بھی تھا کہ وہ کہتے تھے کہ بس یہی زندگی ہے جو ہے اور آخرت میں نہیں اُٹھایا جائے گا، بہت بے خوف اور بہت لالچی اور بہت ظالم۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بہت بڑے صحابی ہیں شروع میں اِسلام لے آئے اِنہیں تکلیف پہنچائی جاتی تھی اَنگاروں پر لٹایا گیا اور اِن کی کمر میں اَنگارے دھنس گئے چربی نکل آئی، تو وہ لوہے کا کام کرتے تھے لوہار تھے، خاندان کے لحاظ سے تو کوئی چیز نہیں وہ تو پیشہ ایک بن جاتا ہے تو اِنہوں نے عاص اِبن وائلِ سہمی کی فرمائش پر اُسے کچھ سامان بنا کے دیا لوہے کا پھر اُس کے پاس گئے پیسے لینے وہ ٹلاتا رہا، یہ نہیں کہ پیسے تھے نہیں دے نہیں سکتا تھا بلکہ بڑا آدمی تھا اور بڑا با اَثر تھا بلکہ یہ کہ جیسے مزدُوری

ٹلانی ہوتی ہے، حضرت خباب رضی اللہ عنہ تو بہر حال مزدور ہی تھے، یہ عاص اِبن وائلِ سہمی جو تھے یہ حضرت عمرو اِبن عاص رضی اللہ عنہ جو بہت معروف صحابی ہیں اُن کے باپ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے۔

مذہب کیوں بدلا ؟ :

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے تو اِن کے گھر پر چڑھائی کردی کفار نے، گھیراؤ یا چڑھائی اِس طرح کی چیزیں پہلے بھی تھیں مگر وہ چڑھائی تھی گھیراؤ نہیں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ جو چھوٹے سے بچے تھے اُس وقت، وہ نقل کرتے ہیں کہ میں اُوپر تھا چھت پہ دیکھ رہا تھا بہت لوگ جمع ہیں مجمع بہت بڑا جمع ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے بس جیسے تھے کچھ نہیں کرسکتے تھے تو اِتنے میں ایک شخص آیا اُس کا حلیہ بتایا بڑا اعمدہ لباس، لباس کی بھی اُنہوں نے کیفیت بتائی کہ یہ یہ چیزیں تھیں ایسے تھا ایسے تھا وہ آیا اور اُس نے آکے اُن کو سمجھایا اور اُنہیں کہا کہ دیکھو میں اُن کا دوست ہوں حمایتی ہوں، تو تم لوگ ایسی کوئی چیز نہیں کرسکتے بس اُس کا یہ کہنا تھا کہ لوگ چھٹ گئے یہی عاص اِبن وائل تھا، مطلب یہ ہے کہ بڑا با اَثر اور بڑا سمجھدار اور غریب نہیں متمول۔

''این جی اَوز'' والا جبر :

مگر اُنہیں پیسے دیتے وقت تنگ کرنا یہ کوئی خاص بات تھی ہی نہیں اور پھر یہ تو مسلمان تھے اِن سے تو چڑ تھی اُن کو تو جب اِنہوں نے تقاضا کیا تو آخرت پر اُس کا اِیمان تھا ہی نہیں تو وہ کہنے لگا کہ میں تو دُوں گا جب تم محمد ﷺ سے اَلگ ہوجاؤ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ اُن کا اِنکار کرو، نبوت کا جو اِقرار کررکھا ہے اِس سے تم پھر جاؤ پھر تو میں تمہیں پیسے دُوں گا ورنہ نہیں دُوں گا، ممکن ہے سامان یا مال زیادہ تیار کرار کھا ہو، تو اِیمان کے تو بہت زیادہ پختہ تھے اِنہوں نے کہا نہیں یہ تو ممکن ہی نہیں ہے حتی کہ جب مرے گا تو پھر زندہ ہوگا تو اُس وقت تک بھی یہ ممکن نہیں حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ [1] اُس نے کہا کہ اچھا کیا میں مروں گا تو پھر زندہ بھی ہوں گا ! اِنہوں نے کہا کہ ہاں زندہ تو ہوگے۔

---

[1] بخاری شریف کتاب الاجارۃ رقم الحدیث ۲۲۷۵

مرنے کے بعد پھر زندگی :

اور بہت زیادہ قرآنِ پاک میں اِس کی تاکید ہے جگہ جگہ تذکرہ ہے کہ دوبارہ اُٹھائیں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ﴿اَللّٰہُ یَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ﴾ پیدا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ پھر دوبارہ ﴿وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ﴾ اور اللہ کے لیے سب آسان ہے۔ اور دِن رات دیکھتے ہیں کہ ایک چیز پیدا ہوتی ہے وہ کھالی جاتی ہے فنا ہوجاتی ہے یا بیج جو آپ ڈالتے ہیں وہ بھی تو مٹی میں ڈال دیتے ہیں فنا ہی ہوجاتا ہے یہ اَلگ بات ہے کہ وہ نکل آئے نہ نکلے تو فنا ہی ہوگیا اُس کی وہ شکل تو پھر نہیں رہتی وہ تو اور نئی چیز بن کر نکلتا ہے پھر اُس میں سے ہی وہ چیز پھر پیدا ہوتی ہے جو اُس کی اَصل تھی پھر گیہوں نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بہت جگہ قیامت کا، بعثت کا دوبارہ اُٹھنے کا یہ ذکر فرمایا حشر و نشر اور حساب تاکہ جو کچھ کرتا ہے اُس کا بدلہ دیا جاسکے اُسے ﴿لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی﴾

اُس (عاص بن وائل) نے کہا کہ اچھا ایسے ہوگا ! اِنہوں نے جواب دیا کہ ایسے تو ہونا ہے اُس نے کہا اچھا جب میں دوبارہ زندہ ہوں گا تو وہاں میرے پاس ظاہر ہے کہ یہ جو مال میں چھوڑ کر جاؤں گا یہاں جمع کیا ہوا یہ بھی ہوگا، میری اَولاد بھی ہوگی وہاں تو میں پھر اُس وقت وہاں تمہیں دے دُوں گا غرض پیسے نہیں دیے یہ ہے اور اُس میں ہے کہ اِس طرح سے مجھے اَولاد ملے گی ﴿لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا﴾ سورۂ طٰہٰ کے آخر میں یہ آیتیں جو اُتری ہیں یہ اِسی کے بارے میں ہیں اِسی واقعہ پر اِسی سوال وجواب پر اُتری ہیں تو ایک طبقہ تو وہ ہے جو آخرت پر اِیمان نہیں رکھتا تھا وہ پہلے بھی پایا جاتا تھا۔

''دہر'' کو خدا قرار دینا :

ایک طبقہ وہ ہے کہ جو زمانے کو بس خدا مانتے ہیں ''دَہریے'' جنہیں کہتے ہیں وہ بھی پہلے تھا یہ نیا نہیں ہے اور ﴿مَا یُھْلِکُنَا اِلَّا الدَّھْرُ وَمَا لَھُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ﴾ لیکن یہ سب بعد کی پیداوار ہیں اور سب کے جواب میں اَنبیائے کرام ہر جگہ آتے رہے ہیں اور اُن کو غلطیاں بتلاتے رہے ہیں اور صحیح عقیدہ بتلاتے رہے ہیں۔ یہ عقائد جو ہم تک پہنچے ہیں اِسلام میں محفوظ ہیں مکمل حالت میں محفوظ ہیں،

باقی مذہبوں میں بھی پائے جاتے ہیں، اہلِ کتاب یہود ہوں نصاریٰ ہوں اور ہندوؤں میں بھی جن کے یہاں وہ کوئی کتاب نازل ہوئی ہے اور اِن کو مغل دور میں تو کچھ علماء نے فتوی دیا تھا کہ یہ اہلِ کتاب ہی ہیں ہندو جو ہیں کیونکہ اِن کی ''وید'' یا اور چیزیں اِس طرح کی جو ہیں اُن کی وجہ سے اُنہوں نے کہا یہ بھی کوئی اہلِ کتاب ہیں حالانکہ یہ حقیقی طور پر معلوم نہیں کہ وہ کسی نبی کی کتاب ہے یا کسی صوفی یا مصلح کی تصنیف ہے، کوئی پتہ اُس کا ایسے نہیں، سند متصل نہیں کوئی، تو نا تمام حالت میں تو بہت مذاہب میں ملتی ہیں چیزیں وہ اِسلام کی تعلیمات سے ملتی جلتی اور نامکمل حالت میں ہیں، مکمل حالت میں اِسلام میں ہیں۔

تو اُس دَور کا ایک طبقہ ایسا تھا جو یہ کہتا تھا ﴿نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُھْلِکُنَا اِلَّا الدَّھْرُ﴾ بس یہ زندگی اور موت جو بھی ہے وہ یہی ہے اور یہ بھی ہے اِس میں کہ کہتے تھے یہ پرانی باتیں چلی آرہی ہیں ہمیں اور ہمارے ماں باپ سے یہ وعدے کیے جاتے رہے ہیں ﴿لَقَدْ وُعِدْنَا ھٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ ھٰذَا اِلَّا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ﴾ اُنہوں نے اِن چیزوں کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ تو یہ طبقہ پہلے بھی تھا درمیانِ دور میں بھی رہا ہوگا اور اَب بھی ہے جو آخرت پر اِیمان نہیں رکھتے۔

''کیمونزم'' کی بنیاد ''نفی'' پر ہے :

یہ ''کیمونزم'' جو ہے اِس کی بنیاد نفیٔ خدا پر ہے، سوشل اِصلاحات اور نفیٔ خدا، جو کچھ ہے وہ سب ہم ہی ہیں اور ہم ہی کچھ کرتے ہیں اور جو کرتے ہیں وہ ہوتا ہے وغیرہ، ایسے خیالات اور ایسے اَفکار اُن کے ہیں تو یہ دَور اور یہ چیزیں پہلے بھی تھیں عقائد میں، اِسلام نے اُن کی نفی کردی۔

اِس دُنیا کے بعد :

اَب اِسلام نے بتادیا کہ آخرت بھی ہے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ بھی ہونا ہے بلکہ زندگی فوراً شروع ہوجاتی ہے اور وہ دُوسری زندگی ہے اور اُس میں اچھائی یا برائی اِنسان کے ساتھ فوراً ہونے لگتی ہے یا جنت کی طرف اور اُس کے آثار یا معاذ اللہ نار اور اُس کے آثار جو بھی چیزیں ہیں وہ، اور قبر سے ہی شروع ہوجاتی ہیں یعنی بس ختم ہوا اور اُس کے بعد۔ کسی کو جلا بھی دیا جائے تو بھی کوئی حرج

نہیں ہے وہ تو اَجزاء ہیں اُس کے، اَب تو آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے، ایک ایٹم جو ہوتا ہے اُس میں کیا کیا طاقتیں بھری ہوئی ہوتی ہیں تو جلنے کے بعد جو اَجزاء ہیں اُس کے جسم کے اُن میں سے کسی جز سے حیات ڈال کر سوال کیا جاسکتا ہے۔

یہاں آنے سے پہلے :

اور اپنی پیدائش کی طرف (اِنسان کو) توجہ دِلائی اور جگہ جگہ ہے ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ﴾ ﴿مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ﴾ اور ﴿مِنْ نُّطْفَةٍ﴾ اور ﴿خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ﴾ اور پھر اِس طرح سے ﴿عَلَقَةٍ ثُمَّ مُضْغَةٍ﴾ اور حدیث شریف میں مزید اُس کی تشریحات آئیں کہ اللہ تعالیٰ اِس طرح سے پیدا فرماتے ہیں اور جو فرشتہ مؤکل ہوتا ہے مامور ہوتا ہے وہ پوچھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ اَب اِتنا اَب اِتنا اَب اِتنا، اَب یہ مذکر ہوگا یا مؤنث ہوگا اور شَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ یہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت تو وہ سب یُکْتَبُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ (اپنی ماں کے پیٹ میں لکھ دی جاتی ہیں) اِس طرح کی تعلیمات جب دیں اور اِنسان کو پتہ چلا کہ دُنیا نہیں آخرت بھی ہے اور آخرت میں اِتنا ہے کہ جو دُنیا میں نہیں ہے اور یہ جو دُنیا میں ہے یہ عارضی ہے قطعی طور پر اور یہ بالکل ناقابلِ اِعتبار ہے ....تو پھر اُس میں شیطان کو دخل ہونا شروع ہوگیا، حدیث شریف میں آتا ہے کہ اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّۃً بِابْنِ آدَمَ وَ لِلْمَلَكِ لَمَّۃٌ شیطان بھی اِسی طرح سے نزول کرتا ہے اِنسان پر یا ویوز (waves) پھینکتا ہے اپنی چیز کو اُتارتا ہے اُس کے دِل میں اور فرشتہ بھی اِسی طرح، یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو اُسی کے حوالے کردیا، نہیں ، مدد بھی فرمائی تو یہ جو شیطانی چیزیں ہوتی ہیں اور وساوس ہوتے ہیں وہ پیچھے کی طرف چلے جائیں کہ کس نے پیدا کیا ؟ پھر کس نے ؟ پھر کس نے ؟ یا آگے کی طرف چلے جائیں پھر کیا ہوگا ؟ پھر کیا ہوگا ؟ پھر کیا ہوگا وغیرہ ؟ اِن کو فرمایا گیا یہ کوئی گھبرانے کی چیز نہیں یہ اِیمان کی علامت ہے۔

اور اِس کا علاج بتایا گیا کہ فَلْيَنْتَهِ وہاں رُک جائے دُوسرے کام میں لگ جاؤ اور یہ بھی علاج بتایا گیا کہ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اَعوذ باللہ کہہ لے اور ویسے ایک حدیث شریف کی کتاب ہے اَبوداؤد شریف اُس میں میں دیکھ رہا تھا تو اُس میں علاج ایک اور ہے جو بہت آسان سی آیت ہے ﴿هُوَالْاَوَّلُ

وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْ ءٍ عَلِيْمٌ﴾ کہ یہ کہہ لیا کرو اِس کو پڑھ لیا جائے ترجمہ دیکھ لیا جائے یہ سورۂ حدید کی ہے ستائیسویں پارے میں یہ پڑھ لینا یہ بھی وساوس کا علاج ہے۔

تو ''ماضی'' کیا ہے ؟ غور کرتے جائیں ! اِنتہا تک پہنچ ہی نہیں سکتے عقل وہاں رُک جائے گی اور ''مستقبل'' کیا ہے ؟ یہاں بھی اِسی طرح عقل تھک جائے گی ۔ ذاتِ باری تعالیٰ جس کی وحدت پر اِیمان ہے کہ وہ ایک ہے، اور ایک ہی پر جا کر رُکتی ہے چیز، اُس پر اِیمان ہے وہاں بھی عقل جواب دے جاتی ہے۔

عقل سے بالا اُمور کے لیے اَنبیاء کو بھیجا گیا :

تو جن چیزوں میں ایسی چیز تھی کہ جو سمجھ سے باہر تھی وہاں اَنبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بھیجے گئے اُنہوں نے تعلیم دی سمجھایا بتلایا رہبری کی ، اَب اُس میں وسوسے آجاتے ہیں جب وسوسے آتے ہیں پھر اُس کا علاج یہ ہے کہ اِس طرح سے رُک جائے کسی اور کام میں لگ جائے چھوڑ دے کیونکہ ماوراء العقل ہے اور جو چیز عقل سے پرے ہے اُس پر عقل کی روشنی پہنچ نہیں سکتی وہاں تک پہنچ نہیں ہوسکتی اِس دُنیا میں، ہاں اِس دُنیا سے جب نکل جائے اور (خالص) رُوحانی دَور شروع ہو تو وہ رُوحانی پہنچ الگ بات ہے، باقی عقلی مادّی (چیز کی اِتنی رسائی) نہیں ہوسکتی۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے علاج بتایا کہ لگ جائے دُوسرے کام میں اور چھوڑ دے، ذہن دُوسری طرف لگالے۔ لیکن اگر کسی کو دُعائیں آسکتی ہیں تو پھر دُعائیں بھی بتادیں اُس کے لیے اَعوذ باللہ پڑھ لے اور تیسری چیز یہ آیت مثلاً ﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيْمٌ ﴾ یہ کہہ لینا بھی وساوس کا علاج ہے، یہ کہہ لے اور پھر دُوسرے کام میں لگ جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیر متزلزل اِیمان عطا فرمائے اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ . آمین ۔ اِختتامی دُعا.........